’’وہ لوگ کہ اگر ہم اُن کو قدرت دیں ملک میں تو وہ قائم رکھیں نماز اور دیں زکوٰۃ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں بُرائی سے اور اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے آخر ہر کام کا۔‘‘

یہ بات ہمیں فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ قومی و اجتماعی جرائم کا مداوا محض انفرادی اعمال اور دعاؤں سے نہیں ہوتا۔ قوم کی ترجمان اور نمائندہ ہر ملک کی حکومت ہوا کرتی ہے۔ اگر حکام نیک ہوں، جو نیک باتوں کو رواج دیں اور بری باتوں سے منع کریں، اجتماعی اور انفرادی زندگیوں میں اسلامی تعلیمات کو رواج دیں تو اگر وہاں کے کچھ افراد میں کمی، کوتاہی اور کمزوریاں بھی ہوں تو پوری قوم اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا نشانہ نہیں بنتی، ورنہ پوری قوم اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصہ کا موردِ بن جاتی ہے، چاہے وہاں کے لوگ نیک فطرت اور اولیاء اللہ ہی کیوں نہ ہوں!

## شعائرِ اسلام کی توقیر ضروری ہے!

ہمارے ملک کی انتظامیہ میں بعض لوگوں کا یہ حال ہے کہ اسلام آباد میں پاکستان بننے سے بھی پہلے سے موجود مدنی مسجد، جو وقف شدہ زمین پر بنی تھی، حکومتی اوقاف کے تحت رجسٹرڈ تھی اور نمازیوں سے آباد تھی، اسے حکومتی مشنری کے بعض لوگوں نے راتوں رات ڈھا کر اور مسمار کر کے اس جگہ پر رات بھر میں پودے لگا دیے اور اس جگہ کو گرین بیلٹ کا حصہ بنا کر مسجد کا نام ونشان مٹا دیا۔ یہ خیال تک نہیں کیا گیا کہ ہم نے یہ خطہ اور ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا اور اسلام میں مساجد کی اپنی ایک حیثیت اور عظمت ہے، کسی مسلمان سے مسجد کی کسی قسم کی بے ادبی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، چہ جائے کہ اس کو مسمار کر دیا جائے۔ فیا للعجب!

بتایا جائے کہ ہمارے ملک کی انتظامیہ کے اس طرح کے اقدامات سے کیا اللہ تعالیٰ اس ملک اور قوم سے ناراض نہیں ہوں گے؟! یقیناً اس طرح کے اقدامات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غیظ وغضب کی دعوت دینے کے مترادف ہیں، اور اس قسم کے اقدامات ماضی اور حال کی طرح قسما قسم زمینی وآسمانی مصائب کا ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

## صوبہ خیبر پختون خوا، گلگت، آزاد کشمیر میں سیلابی صورت حال

صوبہ خیبر پختونخوا، جو پہلے ہی ایک عرصہ سے امن وامان کی مخدوش صورت حال اور دہشت گردی کے عفریت کا شکار تھا، نیز حکومتی اداروں کی ناکامی اور نااہلی بھی وہاں اپنے عروج پر ہے، اب رفتہ رفتہ موسمیاتی

تبدیلیوں کے باعث ہر سال سیلاب کی خوف ناک شکلوں کی لپیٹ میں نظر آتا ہے۔ خیبر پختونخوا کے اضلاع باجوڑ، بٹگرام، تورغر، مانسہرہ، سوات، بونیر، شانگلہ اور صوابی، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں بادل پھٹنے، آسمانی بجلی گرنے اور طوفانی بارشوں کی وجہ سے تباہی مچی ہوئی ہے، جس سے سیکڑوں افراد جاں بحق اور سیکڑوں لاپتہ ہوگئے۔ درجنوں مکانات منہدم، طلبہ، بچے اور خواتین سیلابی ریلوں کی نذر ہوگئے، کئی گاؤں صفحۂ ہستی سے مٹ گئے، رابطہ پل اور سڑکیں تباہ ہوگئیں۔ سب سے زیادہ نقصان ضلع بونیر میں ہوا، بونیر کے بارہ سے زیادہ دیہات شدید متاثر ہوئے، جس کے باعث یہاں دیگر علاقوں کی بنسبت اموات زیادہ ہوئیں۔

اسی طرح گلگت بلتستان میں سیلابی ریلوں سے مختلف وادیوں میں تباہی پھیلنے سے متعدد افراد جاں بحق ہوگئے۔ گلگت بلتستان کے مختلف علاقوں میں رابطہ کے کئی پل تباہ ہونے سے شاہراہِ قراقرم اور شاہراہِ بلتستان سمیت تمام بین الاضلاع رابطہ سڑکیں ٹریفک کے لیے بند ہوگئیں، ادھر چلاس میں فصلیں، مکانات، باغات، واٹر چینل تباہ ہوگئے۔ آزاد کشمیر کی وادیِ نیلم میں سیلابی ریلے دریا پر بنے متعدد رابطہ پل بہا لے گئے، جہاں مختلف حادثات میں کئی قیمتی جانیں ضائع ہوچکی ہیں۔

باجوڑ کی تحصیل سلارزئی کے علاقہ جبراڑئی میں بادل پھٹنے کے نتیجے میں ہونے والی طوفانی بارش کے بعد لینڈ سلائیڈنگ کے نتیجے میں بھاری پہاڑی پتھروں کی زد میں آکر سات مکانات ملبے کا ڈھیر بن گئے، یہاں بھی ملبے تلے دب کر دس افراد جاں بحق اور کئی لاپتہ ہوگئے۔ صوابی میں بھی کافی جانی اور مالی نقصان ہوا۔ ایسے تمام متاثرین ہماری دعاؤں، ہمدردی اور تعاون کے مستحق ہیں۔

مزید یہ کہ ایسی حالت میں ہماری حکومت اور پوری قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوجانا چاہیے اور ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کرنا چاہیے، تاکہ ان ناگہانی آفات اور بلیات سے ہماری حفاظت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے حال پر رحم فرمائے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سیلاب میں شہید ہونے والوں کی مغفرت فرمائے، اُن کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور جس مقصد کے لیے ہم نے یہ ملک حاصل کیا تھا، اس مقصد کو حاصل کرنے اور ہمارے حکمرانوں کو قرآن وسنت کے نفاذ کی توفیق عطا فرمائے، اور ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی ہمت، قوت اور طاقت نصیب فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین!

وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیّدنا محمّد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ أجمعین!

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....